

فَسْأَلُوا الْهَلَكَةَ كَيْفَ كَانُوكُمْ لَا تَعْلَمُونَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ ابن حجر)

فتاویٰ لیٹریشنز دارالافتاء والارشاد الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن

جمعة المبارک 24 شوال المکرم 1440ھ 28 جون 2019ء

شمارہ 17

سوال ارسال کرنے کے طریقے

سوالات تحریری صورت میں معین سوالنامے پر بالشاہرہ جمع کروائیں۔

بالشاہرہ



www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔

بذریعوب سائٹ



ask@yasalunak.com پر برقی مراسلمہ (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔

بذریعہ مراسلمہ



0333-9206874 پکمل نام کے ساتھ وائس ایپ کریں۔

بذریعہ وائس ایپ



جوابات/فتاویٰ سوالات موصول ہونے کی ترتیب سے ارسال کیے جاتے ہیں۔

نوٹ



وَالِّيْنَةَ بَابَ تَخْرِيمَ تَضْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَاةِ) ترجمہ: ”جو آدمی دنیا میں تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے اس بات پر مجبور کر دیا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔“

سوال ۲: چیز (cheese) کے بارے میں پڑھا تھا کہ اس میں گائے کا ایک حصہ ڈلتا ہے جو رینٹ (rennet) کہلاتا ہے، ایک ویجیٹیبل رینٹ ہوتا ہے اور ایک گوشت کا رینٹ ہوتا ہے جو گائے کے چھوٹے پچے کے پیٹ سے نکلتا ہے، تو باہر ممالک میں تو یہ غلط ہوا کیوں کہ وہ حرام کاٹ کر ہی اس کے پیٹ سے نکال کر ڈالتے ہوں گے، اس حوالے سے رہنمائی فرمائیں۔ میں نے کہیں پڑھا تھا کہ پنیر اگر حلال جانور کے دودھ سے بنتا ہو تو جائز ہے، لیکن غیر مسلم ممالک میں کیسے حلال و حرام کا خیال رکھ سکتے ہیں۔

جواب: حلت و حرمت کے احکام واضح ہیں، شریعت مطہرہ نے جو چیز حرام کی ہے وہ دور اور ہر جگہ کے اعتبار سے ہے، اس لیے جو چیز حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی، باہر ملک میں رہنے کی وجہ سے اس چیز کی حلت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ پنیر میں جو رینٹ استعمال ہوتا ہے وہ گائے کے چھوٹے پچے کو دودھ پلانے کے بعد اس کے پیٹ سے نکلا جاتا ہے، لہذا اگر جانور ماؤں اللحم ہو اور اس کو شرعی طریقے سے ذبح کر کے رینٹ نکلا جائے تو اس کی حلت میں کسی قسم کا شہر نہیں۔ اور اگر ماؤں اللحم جانور کو غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو بھی اس کا رینٹ حلال شمار ہو گا، یعنیکہ حلال جانور اگر غیر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے تو وہ مردار کے حکم میں ہوتا ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا دودھ حلال ہوتا ہے۔ البتہ غیر مذبوح جانور کا رینٹ اگر سیال یعنی مائع شکل میں ہو تو اس کا استعمال صاحبین کے نزدیک جائز نہیں، اس لیے اس کے استعمال سے احتراز بہتر ہے لیکن غیر ماؤں اللحم

سوال ۳: آج کل اکثر گھروں اور بعض اوقات مسجدوں کی چھتوں پر موبائل کمپینیوں کے ٹاور لگے ہوتے ہیں، فی زمانہ مالکان مکان کو کرتے کی مد میں جو رقم ملتی ہے، وہ شرعی طور پر جائز ہے یا نہیں؟ کیوں کہ آپ کے علم میں ہے کہ آج کل فون محض فون ہی نہیں بلکہ اب ہر جائز و ناجائز استعمال ہر شخص کے اختیار میں ہے تو کہیں مالکان اور انتظامیہ مسجد فحاشی پھیلانے اور لوگوں کو گناہ میں مبتلا کرنے کے تعاون کے مرتكب تو نہیں ہو رہے؟ اسی طرح آج کل خواتین موبائل پر خبریں اور تبصرے سنتی میں جو ظاہر ہے غیر مرد پیش کرتے ہیں تو کیا خواتین کے لیے عمل جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس چیز کا جائز استعمال ممکن ہو اس کے بارے میں خرید و فروخت وغیرہ کے احکام بھی اسی استعمال کے پیش نظر لاگو ہوتے ہیں۔ چنانچہ موبائل اور انٹرنیٹ وغیرہ اگرچہ فی زمانہ راجح فحاشی میں بھاری حصہ دار ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا جائز استعمال نہ صرف ممکن بلکہ موجود بھی ہے اگرچہ انتہائی محدود ہو۔ چنانچہ موبائل یا اس کے ٹاور کو مکمل قبہ غانے یا شراب خانے کے متادف قرار دینا (یعنی ان چیزوں کی طرح مکمل حرام قرار دینا) درست نہیں۔ لہذا اس کا کرایہ وصول کرنا جائز ہے۔

انٹرنیٹ، ٹیلی ویژن یا موبائل میں ویڈیو وغیرہ تصویر کے حکم میں داخل ہیں۔ انھیں شائع کرنا، دیکھنا اور دکھانا سب کے لیے ناجائز ہے خواہ خواتین ہوں یا مرد۔

بخاری شریف میں ہے: أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصْوِرُونَ (بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيمة) ترجمہ: ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویر میں بنانے والوں کو ہو گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَوَرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلُّهُ أَنْ يَتَفَعَّثَ فِيهَا الرُّوْحُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيَسْ إِنْتَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ صَاحِبُ الْبَيْانِ

وہ ادا کی جائے تو یہ ناجائز ہے، کیوں کہ اس صورت میں میمع کی کوئی قیمت طبیعی ہوئی اور قیمت طبیعی بغیر چیز کو بینپنے سے بھی بعف فاسد ہو جاتی ہے۔

واما اعلام الشن فان جهالة الشن نفسه تفسد البيع. (النتف في الفتاوي للسعدي، كتاب الولاء، اعلام الشن)

سوال: میں یوٹی سیلوں شروع کرنا چاہ رہی ہوں، لیکن اس بارے میں اطمینان نہیں ہے کہ یہ حلال ہے یا نہیں۔ کیوں کہ میں ایسا کوئی کام نہیں کرتی جو منوع ہو۔

جواب: یوٹی پارلر کا کار و بار کرنا جائز ہے۔ شرعاً اس کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اگر اس میں کام کرنے والی خواتین میں تو بناو سنگھار، میک اپ بھی صرف خواتین کا کیا جائے، خواتین کے لیے کسی مرد کا میک اپ کرنا جائز نہیں۔ اور اسی طرح کوئی ناجائز کام بھی نہ کیا جائے مثلاً: بلا ضرورت خواتین کا ابر و اور پلکیں نوچنا، یا کسی کے سر پر انسانی بالوں کی گگ وغیرہ سیٹ کرنا وغیرہ۔ کیوں کہ ناجائز کاموں کی اجرت بھی ناجائز ہوتی ہے۔

سوال: مرد کے لیے لمبے بال رکھنا اور ان کا جوڑا بنانے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: صحیح البخاری میں ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ عَلَى الْجَمِيعَةِ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَأَظْرَافِ الْقَدْمَيْنِ وَلَا تَكْفِتُ الْقِبَابُ وَالشِّعْرُ (بخاری)، کتاب الأذان، باب السجود على الأنف) ترجمہ: ”یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سجدے میں اپنی سات پڑیاں (زمیں پر) ٹکاوں، پیشانی پر اور پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ناک پر دونوں ہاتھوں پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کے اطراف۔ اور ہمیں حکم دیا

جانور کے تمام اجزاء چونکہ حرام ہیں اس لیے اس کا رینٹ بھی حلال نہیں ہو سکتا۔ اب پنیر کو استعمال کرتے وقت کم از کم اتنی بات یقینی طور پر معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس میں جو رینٹ استعمال ہوا ہے وہ حلال جانور کا ہے یا حرام کا۔ اگر حلال جانور کا رینٹ ہو تو وہ پنیر حلال سمجھا جائے گا، چاہے اس جانور کو ذبح کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو۔ اور اگر حرام جانور کا رینٹ استعمال کیا گیا ہو تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں ہو گا اور اگر حلال اور حرام کا یقینی علم نہ ہو تو احتیاط بہتر ہے۔

ولین وإنفحة وهي ما يكون في معدة المجدى ونحوه الرضيع من أجزاء اللذين قبل أن يأكل قال في الفتح لا خلاف بين أصحابنا في ذلك وإنما الخلاف من حيث ترجحهم فقلانا نعم لمحاجور بهما الغشاء النجس فإن كانت الأنفحة جامدة تطهر بالغسل وإنما تund تطهيرها كاللذين وقال أبو حنيفة ليستا بمحاجور لأن الموت لا يجعلهما وشمل كلامه السن لأنها عظم ظاهر وهو ظاهر المذهب. (حاشية الطحطاوى على مراقب الفلاح، كتاب الطهارة، فصل يظهر جلد الميتة)

وکذا الإنفحة هو المختار. وعندما يتتجس. وهو الاحتياط. (د د المحثار، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فروع في الاستبراء)

سوال: اگر کوئی دو کاندار یہ سوچ کر ادھار دینے کا طریقہ بدل دے کہ اسے بہت سے پیسے دیر سے ملنے کی وجہ سے کرنی کے ریٹ میں کمی واقع ہو چکی ہے، لہذا دو کاندار سانح روپے کی چیز ادھار دے کر سانح روپے کی بجائے اس چیز کا نام ہی لکھ لے اور بعد میں وصولی اس چیز کی راجح قیمت کے حساب سے کرے۔ ایسا کرنا درست ہے یا نہیں رہنمائی فرمائیں۔

جواب: یہ معاملہ جائز نہیں۔ ادھار بیع کے وقت چیز کی جو قیمت مقرر کی جائے، ادا ٹکی کے وقت اتنی ہی قیمت لازم ہے اس سے زائد کا مطالبہ درست نہیں۔ لہذا صورت مسؤولہ میں کسی شے کو ادھار فروخت کر کے یہ شرط لگانا کہ ادا ٹکی کے وقت اس شے کی جو قیمت ہو

گیا ہے کہ ہم اپنے کپڑے نماز میں نہ کریں اور بالوں کا جوڑا نہ
باندھیں۔۔۔

مراش کی ہے، آنا جانا بھی مشکل ہے اور اگر انہوں نے بچہ ابھی چھوڑ
دیا تو بعد میں قانونی طور پر بھی ان کو نہیں ملے گا اور یہوی بھی بچہ ان
کے حوالے کرنے سے انکاری ہے۔ اس مسئلے کا حل درکار ہے۔ کیا وہ
بچہ کو ابھی اپنے پاس رکھ سکتے ہیں؟

جواب: دودھ پیتے بچے کی پرورش کی سب سے زیادہ
حقدار ماں ہے، باپ کو یہ حق حاصل نہیں کہ ماں کو بچے سے محروم کر
دے۔ بچہ ماں سے لینے کے لیے یہ عذر قابل قبول نہیں کہ بعد میں
بچہ واپس لینا ممکن ہے، کیوں کہ مرد پر یہ واجب نہیں کہ بڑا ہونے
کے بعد اپنا بچہ ضرور واپس لے۔

(قوله: ثبٰت لِلأَمْ) ظاہرہ أَنَّ الْحَقَّ لَهَا وَقِيلَ: لِلْوَلَدِ وَسِيَّاقُ الْكَلَامِ
عَلَيْهِ مَطْلُوبٌ: شُرُوطُ الْحَضَانَةِ. قَالَ الرَّمْلِيُّ: وَيُشَرِّطُ فِي الْحَاضِنَةِ أَنْ
تَكُونَ حُرَّةً بِالْغَةِ عَاقِلَةً أَمِينَةً قَادِرَةً، وَأَنْ تَخْلُوَ مِنْ زَوْجٍ أَجْنبِيٍّ. (رد

المختار، کتاب الطلاق، باب الحضانة)

علماء نے اس حدیث کی تشریح میں فرمایا ہے کہ مردوں کا جوڑا
باندھنا نماز کے علاوہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔

والظاهر أن الكراهة تحريمية للنهي المذكور بلا صارف ولا فرق فيه
بين أن يتعمد للصلة أو لا وهو في اللغة جمع الشعر على الرأس وقيل
ليه وإدخال أطرافه في أصوله كما في المغرب واختلف الفقهاء فيه على
أقوالٍ فقيل أن يجمعه وسط رأسه ثم يشد وقيل أن يلف ذواهيه حول
رأسه كما يفعله النساء وقيل أن يجمعه من قبل القفا ويمسهكه بخطيط أو
خرقة وكل ذلك مكرورة كما في غاية البيان. (البحر الرائق شرح كنز
الدقائق، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة)

سوال: کیا خواتین حیض کے ایام میں تجویدی قاعدہ پڑھ
سکتی ہیں؟ جس میں قرآن کو درست پڑھنے کے قواعد تحریر ہوتے
ہیں۔

جواب: عورت اگر ایام حیض میں ہو تو تجویدی قاعدے
میں جس جگہ مکمل آیت قرآنی لکھی ہو وہاں سے نہ پڑھے، اس کے
علاوہ جہاں علیحدہ علیحدہ الفاظ لکھے ہوں وہاں سے پڑھ سکتی ہے۔

قالَ فِي النَّهَرِ أَقُولُ: نَبِلٌ هُوَ صَحِيحٌ إِذَا لَكَحَنِي وَإِنْ مَنَعَ مَا دُونَ الْآيَةِ لِكَنْ
مَا بِهِ يَسْمَى قَارِئًا، وَلَذَا قَالُوا لَا يَكْرَهُ التَّهْجِيرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ
بِالْتَّعْلِيمِ كَلِمَةٌ لَا يَعْدُ قَارِئًا فَتَنْبَهْ إِلَيْهَا التَّقْيِيدُ الْمُفَيَّدُ. وَنَقْلُ بَعْضِ
الْفَضْلَاءِ عَنِ الْمَوْلَى يَعْقُوبُ بَاشَا مَا نَصَهُ قَوْلُهُ مَا دُونَ الْآيَةِ أَيْ مِنْ
الْمِرْكَبَاتِ لَا الْمَفَرَّدَاتِ، لِأَنَّهُ جُوزٌ لِلْحَائِضِ الْمُعْلَمَةُ تَعْلِيمُهُ كَلِمَةٌ كَلِمَةٌ.
وَهَذَا مُؤَيَّدٌ لِمَا قَالَهُ صَاحِبُ النَّهَرِ. (البحر الرائق، كتاب الطهارة، باب
الحيض، ما يمنعه من حياض)

سوال: ایک صاحب قطر میں رہتے ہیں، ان کی اپنی الہیہ
سے بالکل نہیں بن رہی، لہذا وہ علیحدگی چاہتے ہیں۔ ان کا ایک سال
کا بچہ ہے اور اس پر جگہ اپل رہا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ بچہ ان کے
پاس رہے اور یہوی چاہتی ہے کہ بچہ اس کے پاس رہے۔ یہوی

ختم شد